تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

(تقریر نمبر 4 بابت خلافتِ خامسہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ(التوبہ:128)

سُنو سُنو! یہ محبت کی بات ہے لوگو
پیو پیو کہ یہ آبِ حیات ہے لوگو!
اُٹھو اُٹھو کہ صدائے ورا ہوئی ہے بلند
چلو چلو کہ یہ راہِ نجات ہے لوگو!

معزز سامعین! میری آج گزارشات کا عنوان ہے۔ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

ایک مشہورِ زمانہ شاعر جناب ظہیر دہلوی کا شعر ہے جس سے شاعر موصوف خوب شہرت سمیٹی وہ شعر یوں ہے۔

چاہت کا جب مزا ہے کہ وہ بھی ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

شاعر نے اِس شعر میں مجازی محبت کا احوال بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ محبت اور چاہت تو اُس وقت عروج کو چھوتی ہیں کہ جب مُحِبّ بھی بے قرار ہو اور محبوب میں بھی محبت اور عشق جوش مار رہا ہو۔ یکطرفہ محبت نہ ہو تب جا کر محبت کی جو آگ دونوں طرف سے لگے تو کمال ہے۔ شاعر نے تو استعارۃً محبت کا اظہار کیا ہے کہ کاش! دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی لیکن روحانی دنیا میں محبت نہ یکطرفہ ہوتی ہے اور نہ ہی کسی افسوس، کاش کہنے اور افسردگی و شرمندگی کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِس شعر کو ذرا تظمین کے ساتھ یوں اگر پڑھا جائے کہ "دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی"۔ کہ یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ محب اور محبوب، عاشق اور معشوق دونوں اطراف میں محبت کے شعلے برابری کی سطح پر روشن ہو کر بلند ہو رہے ہیں۔ یہ کیفیت انبیاء، اولیاء، فقراء اور اُن کے متبعین کے درمیان اکثر دیکھنے کو ملتی ہے۔ اگر اِس اصول کو ہم جماعتِ احمدیہ میں خلیفۃُ المسیح اور مؤمنین کی جماعت پر لاگو کریں تو یہ مضمون کھل کر سامنے آتا ہے کہ خلیفۃُ المسیح دنیا میں پھیلے کونے کونے میں موجود ہر احمدی سے محبت کرتے، اُس کے لئے دعا کرتے ہیں تو مدّ مقابل وہ احمدی بھی اپنی جان، مال، وقت اور عزّت کو اپنے آقا کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔
یہی وہ نعمت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ آیت 128 میں بیان کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اُسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اُٹھاتے ہو اور وہ تُمہارے لئے خَیر کا بہت بھوکا ہے۔ مؤمنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اِسی مضمون کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بشارت دیتے ہوئے بیان فرمائی کہ

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 1855)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین لیڈر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں اور تم اُن کے لیے دعائیں کرتے ہو اور تمہارے بد ترین لیڈر وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے نفرت کرتے ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔

سامعین! خلافتِ احمدیہ کے 117 سالہ مبارک دَور خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کے تعلق کے حوالہ سے اتنا ایمان افروز ہے کہ اِس کو ایک تقریر میں سمونا مشکل ہے۔ لہذا اِس ایمان افروز داستان کو دو تین تقاریر میں پھیلایا جا رہا ہے۔ خلافتِ اولیٰ تا خلافتِ رابعہ میں خلیفۃ المسیح کی احبابِ جماعت سے محبت اور احبابِ جماعت کی اپنے پیارے خلفاء سے عشق اور وفا کا ذکر تین تقاریر میں اِس سے پہلے کر آیا ہوں۔ اب خلافتِ خامسہ کے دلچسپ اور ایمانوں کو گرما دینے والے چند واقعات کا احاطہ کرتے ہیں۔ دنیا کے کسی خطے میں کسی احمدی کو کوئی تکلیف ہو اُن سب کے دکھ خلافت احمدیہ کے سینے میں جمع ہوتے ہیں اور وہاں سے دعاؤں کا چشمہ بہنے لگتا ہے۔ خلافت اور جماعت کا تعلق ایک ایسا روحانی نظام ہے جس کی نظیر کسی اور انسانی تعلق میں نظر نہیں آتی۔ یہ وہ محبت اور عشق کا تعلق ہے جو صرف خدا پیدا کرتا ہے ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپریل 2003ء میں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ اس وقت بیرون پاکستان بہت کم احمدی آپ سے ذاتی طور پر واقف تھے مگر خلیفہ بنتے ہی خدا نے دونوں طرف محبت کے ایسے چشمے رواں کیے جو بے مثال ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں اور کوئی ایسا لیڈر نہیں جو ایک دوسرے کے لیے اتنے بے قرار ہوں۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے... کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی، ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اُس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اُس سے دعائیں نہ مانگتا ہو... دنیا میں کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشمِ تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور اُن کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ کرتا ہوں۔

(الفضل یکم اگست 2014ء)

28/مئی 2010ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر حملہ کرکے 84/احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کے لواحقین کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے تمام شہداء کے گھروں میں ٹیلی فون کرکے تعزیت کی اور تسلّی دی۔ شہداء کی بیویاں اور اولاد کہتی ہیں کہ اس پیاری آواز نے ہمارے سارے دکھ دور کر دیے اور سینے سکون سے بھر گئے۔ حضور کے اِن فونز کی خبر ربوہ میں ایک احمدی بچی کو ملی تو اس نے اپنے والد سے کہا کہ اگر آپ بھی شہید ہو جاتے تو ہمارے گھر بھی حضور کا فون آتا۔ اس والد نے کسی دوست سے ذکر کر دیا اور یہ بات چلتے چلتے بالآخر حضور اقدس تک پہنچ گئی۔ حضور نے اس احمدی بچی کا پتا کروا کے اسے فون کیا اور اُسے فرمایا کہ تمہیں اپنے والد کو شہید کرانے کی ضرورت نہیں مَیں اس کے بغیر بھی تمہاری خواہش پوری کر دیتا ہوں۔

لاہور میں شہادتیں ہوئیں تو بیواؤں نے اپنے بچوں سے کہا کہ تم اگلا جمعہ وہیں کھڑے ہو کر پڑھو گے جہاں تمہارا باپ یا بھائی شہید ہوا تھا۔ چنانچہ دونوں مسجدیں پہلے سے زیادہ پُر رونق تھیں اور حضور کے خاص نمائندوں نے ربوہ سے آکر جمعہ پڑھایا اور حضور کا سلام پہنچایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی اپنے خطبات میں ہر شہید کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں اور مستقل ہدایت فرمائی ہے کہ جہاں بھی جماعتی سطح پر نمائشیں لگیں وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ضرور لگائی جائیں اور امامِ جماعت نے انتظامیہ کو ہدایت جاری کر رکھی ہے کہ پاکستان میں تمام مقامات سے جمعہ کی نماز خیریت سے گزر جانے کی اطلاع فوری کی جائے۔ مجھے فکر رہتی ہے۔ حضور جمعہ کے دن خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لیے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں اور بار بار ساری دنیا میں مظلوم احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک بھی کرتے رہتے ہیں۔

(خلافت از ادارہ الفضل آن لائن صفحہ 51)

سامعین! کورونا کی وبا کی وجہ سے دنیا بھر کے رابطے منقطع ہو گئے مگر خلافتِ احمدیہ کا رابطہ نہیں ٹوٹا۔ جب جمعہ پڑھنا ممکن نہ رہا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر سے پیغام دیا اس طرح بھی جمعہ پڑھایا کہ خطبہ کے وقت سامنے صرف ایک خادم ہوتا تھا اور نماز میں چند خدام۔ مگر اپنی جماعت سے رابطہ قائم رکھا۔ ذاتی ملاقاتیں آن لائن ملاقاتوں میں تبدیل ہو گئیں اور اب تک متعدد ممالک کی سینکڑوں جماعتیں اور ہزاروں احباب یہ سعادت پا چکے ہیں۔ حضور کو ایک دفعہ پتا لگا کہ ایک ملک میں بچوں کو ٹھنڈ میں بٹھایا گیا تھا تو حضور نے اس ملک کے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے جواب طلبی کی اور تمام بچوں کو اُن کے گھروں میں ہومیو پیتھی دوائی بہم پہنچانے کی ہدایت فرمائی۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز۔ عابد خان کی ڈائری از ادارہ الفضل آن لائن)

2021ء کی بات ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے آن لائن خطاب فرما رہے تھے کہ تیز بارش شروع ہو گئی مگر تمام خدام پورے سکون کے ساتھ بیٹھے سنتے رہے تمام عالَم نے یہ نظارہ دیکھا اور خلافت اور جماعت کے بے مثال تعلق کا مشاہدہ کیا۔ بعض والدین کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں بچوں میں خلافت سے محبت کا پہلے اتنا اندازہ نہیں تھا لیکن اب اس بات سے اندازہ ہوا کہ آن لائن ملاقات سے ایک رات پہلے بچوں نے سونے سے پہلے اپنے کپڑے تیار کیے۔ الارم لگائے، صبح اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کی۔ صدقہ دیا اور ہمیں کہا کہ جلدی ہمیں کلاس میں لے کے چلیں ہم کہیں لیٹ نہ ہو جائیں۔ ایک ماں کہتی ہیں میرے دو بچے اس خوشی میں ساری رات نہیں سوئے کہ کل اِن کی حضور سے ملاقات ہے اور اگلی رات اس لیے نہیں سوئے کہ حضور نے انہیں تحفہ میں چاکلیٹ دی تھی۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز۔ عابد خان صاحب ڈائری از الفضل آن لائن)

ایک دفعہ جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر شام کے وقت بارش شروع ہو گئی۔ قافلے جلسہ گاہ سے قیام گاہوں کی طرف واپس جا رہے تھے کہ سسٹم درہم برہم ہو گیا اور سینکڑوں احمدی کئی گھنٹے بارش میں کھڑے رہے۔ حضور کو معلوم ہوا تو تمام مصروفیات چھوڑ کر تشریف لے آئے اور احباب کے پاس بارش میں اُس وقت تک کھڑے رہے جب تک تمام مہمان خیریت سے روانہ نہیں ہو گئے اور پھر ساری رات اُن کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

(خلافت صفحہ 365 الفضل آن لائن 24 مئی 2019ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد متعدد ملکوں کے دورے فرمائے اور ہر دفعہ جب آپ سے پریس والے پوچھتے ہیں کہ اس دورہ کا مقصد کیا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا مقصد احباب جماعت سے ملنا ہے۔ اِن دوروں میں لاکھوں کی تعداد میں نجی و جماعتی ملاقاتوں میں ہر ایک کے حالات دریافت کرنا، مردوں سے مصافحہ کرنا، بچوں میں تحائف کی تقسیم یہ سب تھکا دینے والے کام ہیں مگر خلافت اور جماعت کی باہمی محبت یہ نہیں دیکھتی۔ احباب بھی ان ملاقاتوں کے لیے کئی دفعہ سالوں انتظار کرتے ہیں۔ سفروں کے دوران کئی دفعہ حضور کی طبیعت ناساز ہوئی مگر حضور نے کبھی اس تکلیف کو اپنے پروگرام اور ملاقاتوں پر اثر انداز نہیں ہونے دیا۔

2013ء میں حضور جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے لیے تشریف لے گئے نماز ظہر و عصر کے بعد اچانک ایک احمدی حضور کے سامنے آ گیا اور درخواست کی کہ حضور! اس کے بیٹے کی آمین کروا دیں۔ حضور نے فرمایا شام کو آمین کی تقریب ہے اس میں بیٹے کو لے آنا۔ اس احمدی نے کہا کہ میری شام کو واپسی ہے حضور نے فرمایا اپنے بیٹے کو ابھی لے آؤ اور اپنی رہائش گاہ کے سامنے اس بچے کی آمین کی تقریب منعقد کروا دی۔

(الفضل 24 مئی 2019ء)

محترم امیر صاحب جرمنی اپنے دفتر میں جو کرسی استعمال کرتے ہیں وہ بہت پرانی ہے مگر وہ تبدیل نہیں کرتے کیونکہ تین خلفاء نے اس کرسی کو اعزاز بخشا ہے۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز۔ ڈائری عابد خان صفحہ 120)

حضور ایک ملک کے دورہ پر تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو کھانے کے حوالہ سے کوئی اطلاع ملی تو حضور نے امیر صاحب کو بلا کر فرمایا اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہر فرد واحد کو اچھی مقدار میں کھانا ملے۔ کوئی بھی بھوکا واپس نہ جائے اگر آپ کے پاس پیسوں کا انتظام نہیں تو مَیں ذاتی طور پر آپ کو پیسے دے دوں گا۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز ڈائری عابد خان صفحہ 29)

حضور نے اپنے ایک خادم کو تحفہ کے طور پر گھڑی عنایت فرمائی ان کے 6 سالہ بیٹے نے کہا کہ جب آپ فوت ہو جائیں گے تو کیا مَیں حضور کی دی ہوئی گھڑی لے سکوں گا اس خادم نے مذاق کے طور پر یہ بات حضور کے سامنے کہہ دی حضور نے اُسی وقت اپنی الماری کھولی ایک گھڑی نکالی اور فرمایا یہ اپنے بیٹے کو دے دینا اب اُسے تمہارے مرنے کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز ڈائری عابد خان صفحہ 38)

اب اس بچے کی تمام چیزوں میں سب سے قابل فخر چیز وہی ہے۔

جماعتِ احمدیہ نے خلافت سے وفا کی ہے خلیفہ کی محبت کے آگے ہر محبت ہیچ ہے۔ ہر رشتہ کمزور ہے، ہر دولت دو کوڑی کی ہے، ہر جان قربان ہے، ہر روح خلافت کی محبت سے سرشار ہے، احمدیوں نے بیوی بچوں کو چھوڑ دیا، دوستوں اور مادرِ وطن سے جدائی اختیار کر لی مگر خلیفہ کا مان نہیں توڑا۔ اسی لیے خدا بھی ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ اُس نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑے گا۔ اِن شاء اللہ

خلافت احمدیہ نے جماعت کے کمزور طبقات کے لیے متعدد منصوبے جاری کر رکھے ہیں۔ طلبہ کے لیے وظائف اور قرضوں کا سلسلہ ہے۔ اسیران اور شہداء کی فیملیز کے لیے سیدنا بلال فنڈ قائم ہے۔ یتامیٰ کے لیے کفالت یتامیٰ کی تحریک ہے۔ غریب لوگوں کی رہائشی سہولتوں کے لیے بیوت الحمد سکیم ہے۔ غریب بچیوں کے لیے مریم شادی فنڈ کی تحریک ہے۔ اکیلے رہ جانے والے جوڑوں کے لیے دارالاکرام کے نام سے انتظام ہے۔ یہ ساری کامیاب سکیمیں بھی خلافت اور جماعت کی محبت کی مظہر ہیں کیونکہ تمام رقم جماعت ہی پیش کرتی ہے اور جماعت پر ہی خرچ ہوتی ہے۔

ایک خاتون اور ان کی بوڑھی والدہ نے بیعت کی تو سب فیملی ممبرز نے قطع تعلق کا اعلان کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد والدہ سخت بیمار ہو گئیں تو خاتون پریشان تھیں کہ والدہ فوت ہو گئیں تو کفن دفن کا انتظام کس طرح ہو گا؟ اس دوران انہوں نے خواب میں حضور انور کو دیکھا۔ حضور نے فرمایا آپ پریشان نہ ہوں ہم سب انتظام کر دیں گے۔ اس کے تین دن بعد والدہ کی وفات ہو گئی جماعت نے خود ان سے رابطہ کیا اور پہلی بات جو جماعتی نمائندہ نے ان سے کہی وہ وہی تھی جو حضور نے خواب میں کہی تھی کہ آپ پریشان نہ ہوں ہم سب انتظام کر دیں گے اور سب انتظام کر دیا۔

(اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز ڈائری عابد خان صفحہ 110)

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت آج 220 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور سب کا ایک ہی خلیفہ ہے۔ تمام جماعتوں، ان کی ذیلی تنظیموں اور اداروں کی رپورٹس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرماتے ہیں۔ تمام جامعات کی ذاتی طور پر نگرانی فرماتے ہیں۔ کئی ملکوں کے کانووکیشن میں شاہد کی ڈگریاں دیتے ہیں۔ جماعت کی تبلیغ و تربیت پر نظر رکھتے ہیں افتاء اور قضاء کے نظام کو دیکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ نمازوں کی امامت اور ہر جمعہ کے خطبہ کے علاوہ سالانہ جلسوں، اجتماعات، مجالس شوریٰ، پیس سمپوزیمز سے خطاب کرتے ہیں۔ طلبہ اور طالبات کو انعامات دیتے ہیں ہر ہفتے قریباً دو آن لائن ملاقاتیں فرما کر ہدایات دیتے ہیں۔ دشمن کی سازشوں کا قلع قمع کرتے ہیں۔ ہر احمدی کو دنیا میں جو دکھ پہنچتا ہے وہ حضور کے سینے میں جمع ہوتا ہے اور دعاؤں میں ڈھلتا ہے۔ حضور کی خدمت میں ذاتی طور پر ایک ہزار سے زیادہ خط روزانہ موصول ہوتے ہیں اور متعدد زبانوں میں ہوتے ہیں جن کے تراجم ہوتے ہیں ان سب خطوں کو پڑھ کر مناسب حال جواب دیتے ہیں اور پھر سب جوابات پر یعنی ایک ہزار سے زیادہ خطوط پر دستخط بھی کرتے ہیں اور گو دعائیں ہر وقت ہی جاری رہتی ہیں خصوصاً رات کو پھر جماعت کے لیے گریہ وزاری کرتے ہیں۔

سامعین! کتنے ہی لوگ تھے جو بے اولاد تھے اور حضور کی دعا کے طفیل ان کو اولاد ملی۔ کتنوں کو اولاد نرینہ عطا ہوئی۔ کتنے ہی بے روزگار اور مالی تنگی میں مبتلا تھے جن کو حضور کی دعا سے مکان ملے، دولت ملی، خوشحالی ملی، کتنے ہی غیر ملکوں میں پناہ کی تلاش میں تھے اور مایوسی کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے۔ خدا نے خلیفہ کی دعا سے ان کو ٹھکانے دے دیے۔ کتنے ہی طالب علم تھے جن کو کامیابی کی تمنا تھی مگر بہت دور نظر آتی تھی دعا نے ان کو ڈگریاں بھی دیں اور ملازمتیں بھی دیں کتنے ہی دشمن کے نرغے میں تھے، اسیر تھے، خدا نے خلیفہ کی دعا سے موت کے منہ سے بچا لیا۔ کتنے بیمار تھے جنہوں نے اذیت سے نجات پائی اور لمبی عمریں پائیں۔

حضور روزانہ کتنے بچوں کے نام عطا کرتے ہیں، کتنے نکاح اور جنازے پڑھاتے ہیں، جماعت کے بیسیوں اخبارات و رسائل کا اور احباب کے مضامین اور تحقیق کا مطالعہ فرماتے ہیں اور راہنمائی کرتے ہیں، ایم ٹی اے کے اکثر پروگرام نشر ہونے سے پہلے دیکھ کے ہدایات دیتے ہیں، اپنے دوروں کی رپورٹس اور ڈائری ملاحظہ فرماتے ہیں عام اخبارات اور کتب کا مطالعہ کر کے تازہ ترین عالمی حالات سے واقف ہوتے ہیں جو جماعت ہی کے کام آتا ہے۔

حیدر آباد پاکستان میں نومبائعین کا اجتماع تھا۔ اس پر آتے ہوئے ایک بچہ موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہو گیا۔ امیر صاحب ضلع نے اس کے لیے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اس کے قریباً تین ماہ بعد امیر ضلع کے ایک ذاتی خط کے ایک طرف یہ جملہ لکھا ہوا تھا۔ امید ہے وہ بچہ صحت یاب ہو چکا ہو گا۔

(خلافت از الفضل آن لائن صفحہ 71)

اس محبت میں کالے اور گورے، مشرق اور مغرب کی کوئی تمیز نہیں۔ ایک عرب دوست مصطفیٰ ثابت صاحب اپنے آخری ایام حضور کے قرب میں گزارنا چاہتے تھے اور حضور کی اجازت سے مسجد فضل کے قریبی گیسٹ ہاؤس میں آ گئے۔ حضور ان کی عیادت کے لیے جانا چاہتے تھے انہیں پتا لگا تو جلدی سے تکلیف اٹھا کر حضور کے دفتر پہنچ گئے تاکہ حضور کو دقت نہ ہو۔

(خلافت از الفضل آن لائن صفحہ 116)

حضور نے 2004ء میں کثرت سے نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک فرمائی جس پر چند سالوں میں وصایا کی تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہو گئی۔ حضور کے ایک نمائندہ نے اس سلسلہ میں افریقہ کا دورہ بھی کیا اور ان کا ایک پروگرام ریڈیو پر نشر ہوا۔ ایک غریب احمدی دوست نے یہ پروگرام سن کر وصیت کا چندہ جمع کرنا شروع کر دیا اور جب مبلغ ان کے پاس گئے تو اصرار کے ساتھ چندہ ادا کیا اور بعد میں ان کا وصیت فارم پُر کرایا گیا۔

(خلافت از الفضل آن لائن صفحہ 140)

حضور فرماتے ہیں۔

"کون ساڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو؟۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لیے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لیے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔ کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لیے دعائیں بھی کرتا ہو۔؟ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لیے بے چین اور ان کے لیے دعا کرتا ہو؟۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو؟...غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لیے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے... یہ مَیں باتیں اس لیے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔"

(خطبہ 6/ جون 2014ء خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 348)

حضور 2022ء میں امریکہ تشریف لے گئے۔ ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کی اقتدا میں نماز فجر پڑھ کر نکلا تو دیکھا کہ مسجد کی پارکنگ لاٹ میں ایک لمبی لائن لگی ہوئی ہے جو قریباً 100/ افراد پر مشتمل تھی پوچھا تو معلوم ہوا یہ سب نماز جمعہ کے لیے 7 گھنٹے پہلے قطار میں کھڑے ہو گئے ہیں۔

(خلافت از الفضل آن لائن صفحہ 719)

خلافت اور جماعت کا رشتہ عجیب رشتہ ہے یہ حبل اللہ ہے خدا تک پہنچانے کا رستہ ہے احمدیوں کے لیے ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والی ہے خلافت بے سہاروں کا سہارا ہے غمزدوں کے لیے تسکین جاں ہے۔

آج بھی وہ مائیں اور باپ موجود ہیں جن کی ہر سانس خلافت احمدیہ کے ساتھ چلتی ہے ان کی ہر خوشی اس میں ہے کہ خلیفہ وقت ان سے خوش ہو وہ اس کے ساتھ آنسو بہاتے ہیں اور اس کے ساتھ مسکراتے ہیں ان کا خلیفہ ان کے لیے بے قرار ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے تڑپتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے یہ مسیح موعودؑ کی برکت ہے۔ ساری دنیا اپنی ساری دولتیں بھی جمع کر لے تو ایسی محبت پیدا نہیں کر سکتی خدا کا شکر ادا کریں کہ 1400 سال بعد خلافت احمدیہ جیسی نعمت ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اس سے جڑے رہیں اپنی اولادوں کو اس کے ساتھ جوڑ دیں کہ آج دنیا میں ایسی سچی محبت کہیں اور نہیں مل سکتی۔

اربوں کی دنیا میں ایک خدا کا خلیفہ ہے جس کی دعائیں کثرت سے عرش پر سنی جاتی ہیں جس کو دعا کا خط لکھ کر مصیبت زدہ انسان چین کی نیند سو جاتا ہے مگر وہ درد کا مارا ساری رات اس کے لیے بے چین رہتا ہے۔ جس کے مشورے آسمان سے تائید یافتہ ہوتے ہیں جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور مستقبل کے خدشات کو پہلے سے بھانپ کر راہِ سداد دکھا دیتا ہے جس کے دل میں اپنی جماعت کے لیے خصوصاً اور انسانیت کے لیے عموماً ایک درد ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجزن ہے جس کے مددگاروں کو خدا کامیاب کرتا ہے اور جس کی آواز پر لبیک کہنے والے بے پایاں اجر کے مستحق ہوتے ہیں اللہ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
اندھیرا دل کا اس سے مٹ گیا ہے
یہی ظلمات میں شمعِ ھُدیٰ ہے

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب آف کینیڈا کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡